مولانا ذاکر حسن نعمانی

بحث و تحقیق

جبین کی لغوی اور تفسیری تحقیق

قدیم اہل لغت اور اکابر مفسرین کی آراء کی روشنی میں

الحق کے دسمبر کے شمارے میں مولانا سید تصدق بخاری کا مضمون "جبین کروٹ ہے یا ماتھا" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں موصوف نے چند عظیم تر مفسرین کی طرف علمی تسامح کی نسبت کی تھی۔ اس مضمون پہ جنوری کے شمارہ میں ایک دلچسپ تنقیدی مقالہ شائع ہوا۔ احقر نے دونوں مضامین کا جائزہ لیا اور اس سلسلے کی مزید علمی تحقیق اور زیادہ تر مستند لغوی اور تفسیری مواد مرتب کر دیا ہے الحق کا یہ انداز بحث و تحقیق قارئین کی دلچسپی سمیت اہم علمی اور تحقیقی مضامین کی اشاعت کے لحاظ سے بہر حال افضل و اقدم ہے جو اسے تمام معاصر پرچوں میں امتیازی مقام بخشتا ہے۔ (ذاکر حسن)

امام راغب اصفہانی مفردات الفاظ القرآن میں لکھتے ہیں: جبین قال تعالیٰ وتله للجبين فالجبينان جانبا الجبهة۔

صاحب مصباح اللغات نے پیشانی اور پیشانی کا کنارہ معنی کیا ہے۔ مختار الصحاح میں ہے۔ الجبين فوق الصدغ وهما جبينان عن يمين الجبهه وشمالها۔ یعنی کنپٹی کے اوپر کا حصہ اور ماتھے کے دائیں اور بائیں جانب کو کہتے ہیں۔

القاموس المحیط میں لکھا ہے والجبينان حرفان مكتنفا الجبهة یعنی پیشانی کے دونوں طرفین کو کہتے ہیں۔ منجد میں ہے الجبين ناحية الجبهة۔

مجاز القرآن لابی عبیدہ میں ہے۔ وصرعه وللوجه جبينان والجبهة بينهما۔ یعنی چہرے کے دو جبین ہیں اور ماتھا ان کے بیچ کے حصے کو کہتے ہیں۔

بحث بالا کا حاصل یہ ہے کہ جبین پیشانی کے دائیں اور بائیں حصے کو کہتے ہیں۔

اب جبین کا ترجمہ کروٹ کرنا یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ کروٹ شِق (بکسر الشین) کا ترجمہ ہے۔ منجد میں ہے شق الجانب الواحد من الانسان۔ اب اگر لغت کی رعایت کی جائے تو جبین کا ترجمہ پیشانی اور کروٹ دونوں

غلط ہیں لیکن قطع نظر لغوی تحقیق سے جبین کا ترجمہ کروٹ اور پیشانی دونوں ٹھیک ہیں۔ کروٹ کا ترجمہ اس لیے صحیح ہے کہ جب کسی کو زمین پر اس طرح لٹایا جائے کہ اس کی پیشانی کے دائیں یا بائیں جانب زمین سے لگ جائیں تو لازماً بدن کا اس طرف والا حصہ بھی زمین کے ساتھ لگے گا۔ لہٰذا اب عقلاً جبین کا ترجمہ کروٹ بالکل صحیح ہے۔ جبین کا ترجمہ پیشانی بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ جبین (پیشانی کا کنارہ) جبھہ (پیشانی) کا جز ہے۔ ذکر جز اور مراد کل لیا جاسکتا ہے۔ اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔

جس طرح یجعلون اصابعھم فی اذانھم عربی میں اصبع انگلی کو کہتے ہیں۔ لیکن یہاں انگلی کا جز یعنی سرا مراد ہے۔ جبین کا ترجمہ فم (جیساکہ بعض حضرات نے 'فیہ' کے ساتھ کیا ہے) وجہ اور جبھہ سب کے ساتھ ٹھیک ہے۔ منہ کے بل، چہرے کے بل اور پیشانی کے بل سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ اگر کوئی یوں کہے کہ پیشانی کے بل گرایا تو لازماً یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ منہ کے بل گرا، چہرے کے بل گرا۔

بخاری شریف کی کتاب الوحی کی حدیث سے بھی (جبین کا معنی چہرہ یا ماتھا لینا) اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں وان جبینہ لیتفصد عرقاً یعنی آپ کی پیشانی پسینہ میں شرابور ہو جاتی تھی۔ اگر لغت کی رعایت رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا جائے تو معنی یہ ہوگا کہ پیشانی کی ایک جانب سے پسینہ بہتا تھا۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف عقل ہے۔ اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ آپ کی ایک کروٹ سے پسینہ بہتا تھا تو یہ خلاف عقل ہونے کے ساتھ خلاف نقل و لغت بھی ہے۔

مولانا سید تصدق بخاری نے جبین کا ترجمہ کروٹ کر کے اپنی تائید میں مختلف تفسیری اقوال نقل کئے ہیں اور جن مفسرین نے جبین کا ترجمہ ماتھا، یا منہ کیا ہے۔ ان پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ موصوف کو چاہئے تھا ذرا تفاسیر کی چھان بین کرتے تو جبین کا ترجمہ منہ اور پیشانی کرنے والوں کی طرف غلطی کی نسبت نہ کرتے۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ اس غلطی کی ابتدا شاہ عبدالقادرؒ سے ہوئی۔ کیونکہ آپ سے پہلے کئی مفسرین بھی اس قسم کا ترجمہ کر چکے ہیں۔

درمنثور میں ہے وتلہ للجبین قال وضع وجھہ للارض یعنی اس کے چہرے کو زمین پہ رکھا۔

موصوف نے روح المعانی کے دوسرے قول کو نقل نہیں کیا۔ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔ قیل المراد کبہ علی وجھہ۔ یعنی چہرے کے بل لٹایا۔

تفسیر ابی السعود میں دونوں ترجمے ہیں۔ صرعہ علی شقہ فوقع جبینہ علی الارض وھو احد جانبی الجبھۃ یعنی کروٹ پر لٹایا۔ آگے تحریر فرماتے ہیں۔

وقیل کبہ علی وجھہ باشارتہ کیلا یری من ما یورث رقۃً۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی درخواست پر منہ کے بل گرایا تاکہ شفقت پدری حکم خداوندی پورا کرنے میں رکاوٹ نہ بن جائے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے وتله للجبين اى صرعه على وجهه ليذ بحه من قفاه ولايشاهد وجبهه عند ذبحه ليكون اهون عليه. (ترجمہ) چہرے کے بل لٹایا تاکہ گدی کی طرف سے ذبح کریں اور اس کے چہرے کو نہ دیکھیں تاکہ آسانی کے ساتھ ذبح کر سکیں۔

اس کے بعد علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:۔ قال ابن عباس رضى الله عنهما ومجاهد وسعيد بن جبير والضحاك وقتاده وتله للجبين اكبه على وجهه۔ یعنی چہرے کے بل گرایا۔

تفسیر قرطبی میں ہے۔ وتله للجبين قال قتاده كبه وحول وجهه الى القبلة یعنی اس کو اوندھا کیا اور چہرہ قبلے کی طرف پھیر دیا۔

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اسماعیل علیہ السلام نے باپ سے درخواست کی کہ اقذفنى للوجه لئلا تنظر الى وجهى فترحمنى ولئلا انظر الى السفرة فاجزع ۔ بیٹے نے باپ سے کہا کہ مجھے چہرے کے بل لٹا دو تاکہ مجھے دیکھنے سے آپ کو رحم نہ آئے اور مجھ میں بے صبری صادر نہ ہو۔

جامع البیان فی تفسیر القرآن ابن جریر طبری کی لکھتے ہیں۔ فقال يابت اقذفنى للوجه كيلا تنظر الى فترحمنى ولكن ادخل الشفرة من تحتى وامض لامر الله۔ مجھے منہ کے بل گرا تاکہ مجھے دیکھ کر آپ کو رحم نہ آئے اور چھری میرے نیچے سے لا کر اللہ کا حکم پورا کرے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں۔ عن مجاهد فى قوله وتله للجبين قال وضع وجهه لارض۔ یعنی اس کے چہرے کو زمین پر رکھا ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں۔ عن قتاده وتله للجبين اى وكبه لفيه واخذ الشفرة یعنی منہ کے بل گرایا اور چھری لی۔

ابو الفضل فیضی کی تفسیر بے نقط سواطع الالہام میں ہے۔ حط رأسه للسحط۔ یعنی اس کے سر کو ذبح کے لیے نیچے کیا۔

التفسیرات الاحمدیہ میں ملا جیون فرماتے ہیں۔ قال له اجعلى مضطجعًا متلاً على جبينى لئلا يغلب الشفقة عليك بحفرة وجهى۔ یہاں بھی جبین کا تثنیہ ہے۔ جس کا ترجمہ لازماً پیشانی کے ساتھ کرنا ہو گا۔

تفسیر حسینی میں آیت کا ترجمہ یوں ہے۔ بافگند فرزند را بجانب پیشانی

اور اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں للجبين بر پیشانی یعنی پیشانی او را بر زمین نہاد بالتماس او۔ یعنی اسماعیل کے کہنے پر ان کی پیشانی کو زمین پر رکھا۔

جبین کا ترجمہ چہرہ، منہ، پیشانی کے ساتھ کرنے اکابر مفسرین عظیم اہل لغت کے حوالے پیش کر دیتے گئے

ہیں ان سب مفسرین کے بارے میں یہ کہنا کہ ان سے چوک ہوئی علمی اور دینی اعتبار سے حد درجہ کمزور بات ہے ہمارے نزدیک دونوں ترجمے ٹھیک ہیں اور ائمہ مفسرین اور اکابر سلف صالحین کی طرف جناب بخاری صاحب کی نسبت تسامح بہرحال بے جا ہے ہم مولانا بخاری صاحب اور ان کے ہم خیال دوستوں کو لغت و تفسیر کے اصل ماخذ کے مطالعہ و تحقیق کی پرخلوص دعوت دیتے ہیں تاہم ہماری رائے کوئی نص قطعی نہیں اس کے بعد بھی اگر کوئی صاحب اختلاف رائے رکھتا ہو اور علمی دلائل اور واقعاتی شواہد سے کوئی بات کرنا چاہے تو الحق کو بہرحال اس کا بھی استقبال کرنا چاہیے۔ وفوق کل ذی علم علیم

بقیہ صنہ ۴۰ سے: عالم اسلام کے مسائل

دنیا کا قانون ہے کہ اگر ہمیں کسی چیز کی طلب ہو تو اس چیز کا خزانہ اور خزینہ دار کو تلاش کرتے ہیں اس اصول کے تحت چونکہ دین کے خزانے اولیاء اللہ اور باخدا دینداروں کے پاس ہوتے ہیں اس لیے اس کے حصول کے لیے اہل ایمان ورد دینداروں کی طرف رجوع کریں گے ان ہی کے ہاں سے ہدایت و رہنمائی ملے گی کیونکہ انہی کی تربیت اور ارشاد و ہدایت ہمارے قلوب میں اصل زندگی اور طمانیت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے یہ بات ثابت ہے کہ خوف خدا انسانوں کو ہر قسم کے خوف سے بے خوف کرتا ہے۔ بھوک اور غربت و افلاس کا خوف ہو، دشمن کی عداوت و مخالفت کا ڈر ہو۔ مشکلات و مصائب کا خوف ہو، مقاصد کے فوت ہو جانے کا غم ہو، نور بصیرت کے فقدان یا ضعف فہم کی فکر دامن گیر ہو غرض یہ کہ جو بھی خوف اور غم لاحق ہو گا انسان اپنے دل کو تقویٰ کے نور سے منور کر دے گا تو اس سے مصائب و مسائل کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی۔ امید کی روشنی سے ناامیدی کی ظلمت فنا ہو جائے گی اور اس طرح انسان رب العالمین کو اپنا حامی و ناصر سمجھ کر ہمت و استقلال کا پیکر بن جائے گا اور اس کا سینہ خالق کائنات کے خوف سے معمور ہو کر مخلوق کے خوف سے خالی اور بے نیاز ہو جائے گا اور اس کا قلب "عرش الرحمن" کی صفت سے متصف ہو کر سکون و اطمینان کے بلند و رافع مقام پر سرفراز ہو جائے گا۔ یہی مومن کا مقصود و مطلوب ہے اور اسی کو قرآن نے بہت بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ